

مارکنگ اسکیم - اردو

{Marking Scheme _Urdu (Class 10 th)}

ANNUAL EXAMINATION

March-2025

مضمون - اردو

صدر ممتحن اور ممتحن کے لیے عام ہدایات:

(General Instruction for Head Examiners and Examiners)

ممتحن کو چاہئے کہ کاپیوں کی اصلاً چانچ شروع کرنے سے قبل مارکنگ کے لیے رہنمائی کے جو نکات طے کیے گئے ہیں، ان نکات کو خوب سمجھ بوجھ کر ذہن نشین کر لیں۔

امتحان کی کاپیوں کی جانچ کے لیے یکسوئی کے ساتھ ساتھ صبر و تحمل کی ضرورت ہوتی ہے۔ سرسری انداز سے کاپیوں کی جانچ کر دینا خود ہماری دیانت داری اور خلوص کو مجروح کرتا ہے۔ اس طرح کی جانچ میں بہت سی ناہمواریاں بھی رہ جاتی ہیں۔ مارکنگ کے دوران کچھ اساتذہ نرمی کا رخ اختیار کرتے ہیں تو کچھ خاصے سخت ہو جاتے ہیں۔ دونوں ہی صورتوں میں طلبہ کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس طرح کی ناہمواریوں سے بچنے کے لیے کافی غور و خوج کو بعد ان نکات کا تعین کیا گیا ہے۔ ان نکات پر عمل درآمد کر کے ہم معیاری انداز سے کاپیوں کی جانچ کر پائیں گے۔

یہاں ایک بات اور واضح کی جاتی ہے کہ مارکنگ اسکیم میں جو کاپیوں کی جانچ کا نمونہ پیش کیا جا رہا ہے، ضروری نہیں کہ طلبہ کے جوابات اس نمونے کی تشریح اور توضیح ہی کے انداز میں ہوں۔ مرکزی خیال والے سوالات کے جوابات میں انداز بدل سکتا ہے۔ لیکن ہمارا خیال ہے کہ نمبروں کی تقسیم پر اس سے کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا۔ آپ کو ہر حال میں مارکنگ اسکیم کے دائرے میں رہ کر ہی کاپیوں کی جانچ کا عمل انجام دینا ہے تاکہ ماضی میں ہوتی رہی، ہمواریوں کو دور کیا جاسکے۔ امید ہے کہ اس صبر آزمایہ کام کو آپ اپنا فرض سمجھ کر انجام دیں گے۔ ممتحن کا رویہ مشفقانہ ہونا چاہئے۔ قواعد اور املا کی معمولی غلطیوں کو نظر انداز کر دیا جائے تو بہتر ہوگا۔

صدر ممتحن (Head Examiner) اس بات کو ہر طرح سے یقینی بنائیں کہ مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل ہو رہا ہے۔ کچھ اساتذہ مارکنگ اسکیم کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے ہی روایتی انداز سے مارنگ کرتے ہیں جس سے طلبہ کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔ اس طرف صدر ممتحن کو خصوصی توجہ دینی ہے۔

(1) سپریم کورٹ کے حالیہ حکم نامہ کے مطابق اب طلبہ اپنے جوابات کی کاپیوں کی عکسی کاپی (فوٹو کاپی) مقررہ فیس جمع کر کے ایچ بی ایس ای، بھوانی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس لیے صدر ممتحن / ممتحن کو ہدایت دی جاتی ہے کہ کاپیوں کی چکنگ میں کسی قسم کی کوئی لاپرواہی نہ برتیں اور مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل کریں۔

(2) ممتحن کو کاپیاں جانچ کے لیے صرف اسی وقت دی جائیں جب جانچ کے پہلے دن ممتحن اجتماعی یا انفرادی طور پر مارکنگ اسکیم پر تبادلہ خیال کر چکے ہوں۔

(3) صدر ممتحن باریک بینی سے اس بات کا اطمینان کر لیں کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم کے تحت ہو رہی ہو یا نہیں۔ مارکنگ اسکیم کے تحت کاپیوں کی جانچ کی تسلی ہونے پر ہی ممتحن کو مزید کاپیاں مارکنگ کے لیے دی جائیں۔

(4) اگر کسی سوال کے کئی جزو ہیں تو ہر جزو کے نمبر بائیں ہاتھ کے حاشیے میں الگ الگ دیے جائیں اور پھر تمام اجزا میں حاصل نمبروں کو جمع کر کے سوال کے آخر میں حاشیے میں لکھ کر اس کے گرد دائرہ بنا دیا جائے۔

(5) اگر کوئی طالب علم ایسا جواب لکھتا ہے جو مارکنگ اسکیم میں موجود نہیں ہے لیکن وہ جواب صحیح ہے تو صدر ممتحن سے مشورے کے بعد نمبر دیے جائیں۔

(6) اگر کوئی طالب علم ایک سوال کے ایک سے زیادہ جواب لکھتا ہے تو اس سوال کے نمبر دیے جائیں جو زیادہ صحیح ہو۔ کم نمبر والے جواب کو Over Attempted لکھ کر کاٹ دیا جائے۔ اگر کوئی طالب علم صحیح جواب لکھ کر غلطی سے یا جلد بازی میں اسے کاٹ دیتا ہے اور دوبارہ جو جواب لکھا ہے وہ غلط ہے یا زیادہ معیاری نہیں ہے تو ایسی صورت میں زیادہ معیاری کٹے ہوئے جواب کو ہی صحیح تصور کرتے ہوئے اس پر نمبر دے دیے جائیں۔

(7) اگر کوئی طالب علم دیے ہوئے اقتباس یا اس کے کسی حصے کو اپنے جواب کے لیے استعمال کرتا ہے۔ مثلاً اقتباس میں دی ہوئی معلومات کو اپنے مضمون میں استعمال کرتا ہے تو اس کے نمبر نہیں کاٹے جائیں گے سوائے اس کہ اس کا جواب پوچھے گئے سوال سے زیادہ مطابقت نہ رکھتا ہو۔

(8) ممتحن کو سب ہی سیٹ کے سوالناموں کی مارکنگ اسکیم کا باریک بینی ملاحظہ کرنا چاہیے تاکہ وہ ہر سیٹ کی مارکنگ اسکیم بخوبی واقف ہو سکے۔

(9) ممتحن کو چاہئے کہ ہر کاپی کو کم سے کم پندرہ سے بیس منٹ کا وقت دیتے ہوئے اس طرح چیک کریں کہ روز 30 کاپیاں چیک کرنے میں کم از کم آٹھ گھنٹے ضرور لگیں۔

(10) ممتحن حضرات اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ کاپیوں کے جانچ مارنگ اسکیم میں بتائی گئی نمبروں کی تقسیم کے مطابق ہی ہو۔

(11) براہ کرم اگر کسی سوال کا جواب درست ہے تو صد فی صد (100%) نمبر دینے سے گریز نہ کریں۔

(12) صدر ممتحن / ممتحن کو ہدایت دی جاتی ہے کہ اگر کاپیوں کی جانچ کے دوران کوئی ایسا جواب سامنے آتا ہے جو بالکل غلط ہے تو اس پر (x) کا نشان لگا دیا جائے اور صفر دیا جائے اور اسے اس طرح (ZERO) لکھا جائے۔

(13) زبان و ادب کی کاپیاں جانچنے والے اکثر افراد یہ خیال کرتے ہیں کہ کسی طالب علم کو صد فی صد نمبر دینا ممکن نہیں ہے۔ یہ خیال روایتی اور رجعت پسندانہ ہے۔ اس عمل سے گریز کیا جانا اشد ضروری ہے۔

(14) اگر کسی طالب علم نے کثیر انتخابی سوال کا جواب دیتے ہوئے انتخاب کا اصل جواب کی بجائے (ا، ب، پ، ت میں سے صحیح جواب 'ب' یا (۱، ۲، ۳، ۴) میں سے جو صحیح جواب '۳' لکھا ہے تو اس کو ہرگز غلط نہ سمجھا جائے۔

جماعت-دسویں

مضمون-اردو

مقررہ وقت: 3 گھنٹے

کل نمبر: 80

سوال نمبر	مکملہ جوابات/ویڈیو پوائنٹ	نمبروں کی تقسیم
1.	سوال 1. مندرجہ ذیل معروضی سوالات کے چار-چار جواب دیے ہیں۔ صحیح جواب کا انتخاب کر کے اپنی کاپی میں لکھیے:- (i) 'حمد' کس شاعر کی نظم ہے؟ جواب: (۳) اسماعیل میرٹھی (ii) کنھیا لال کپور کہاں پیدا ہوئے؟ جواب: (۲) لاہور (iii) نظیر اکبر آبادی کا اصل نام کیا تھا؟ جواب: (۲) ولی محمد (iv) 'خوش نما' کے کیا معنی ہیں؟ جواب: (۱) خوبصورت (v) 'کارٹوس' کس کا ڈراما ہے؟ جواب: (۴) حبیب تنویر (vi) میر تقی میر کی پیدائش کہاں ہوئی؟ جواب: (۲) آگرہ (vii) 'شاہد' کا معنی کیا ہے؟ جواب: (۱) گواہ (viii) 'تسبیح' کے کیا معنی ہیں؟ جواب: (۱) خدا کی پاکی بیان کرنا (ix) 'تصاویر' کا واحد کیا ہے؟ جواب: (۲) تصویر	16x1=16

	(x) 'فانی' کے معنی کیا ہیں؟ جواب: (۱) مٹ جانا (xi) 'وقت' کی جمع کیا ہے؟ جواب: (۲) اوقات (xii) لفظ 'صدا' کے کیا معنی ہیں؟ جواب: (۳) آواز (iii) 'شوہر' کا مونث کیا ہے؟ جواب: (۱) بیوی (xiv) 'آدمی کی کہانی' کس کا مضمون ہے؟ جواب: (۲) محمد مجیب (xv) مرزا غالب کا انتقال کہاں ہوا؟ جواب: (۲) دہلی (xvi) لفظ 'شہر' کا متضاد کیا ہے؟ جواب: (۳) گاؤں	
2	چڑیاں خدا کی تسبیح کیسے کرتی ہیں؟ جواب: جب چڑیاں چہچہاتی ہیں تو شاعر تصور کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ یعنی خدا کی تسبیح بیان کر رہی ہیں۔	2.
2	'کچھ دیر نہیں اندھیر نہیں' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟ جواب: 'کچھ دیر نہیں ادھیر نہیں' سے شاعر کی مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس کارخانہ یعنی دنیا میں جو انسان جیسا کام کرتا اسے ایسا ہی پھل مل جاتا ہے۔ یعنی کوئی انسان برا کام کرے گا تو اسے بھی برائی ملے گی اور اچھا کام کرے گا تو اس کے ساتھ بھی اچھا سلوک کیا جائے گا۔	3.
2	میر نے اپنی غزل میں انسانی زندگی کی حقیقت کیا بتائی ہے؟ جواب: میر نے اپنی غزل میں انسانی زندگی کی حقیقت پانی کی بلبے کی طرح بتائی ہے جو ذرا سی دیر کے بعد ختم ہو جاتا ہے۔	4.
2	انٹرنیٹ سے طلبہ کو کیا فائدے ہیں؟ جواب: انٹرنیٹ سے طلبہ کے لیے ایک تعلیمی ذرائع کا کام کرتا ہے۔ عام انسانوں اور تجار کے لیے ڈاک خانہ کا۔ آجکل سوشل میڈیا میں بھی انٹرنیٹ کا اہم کردار ہے۔	5.
2	لین شونے خدا کے نام خط میں کیا لکھا؟ جواب: لین شونے خدا کے نام خط میں لکھا کہ ژالہ باری سے فصل تباہ اور برباد ہو گئی۔ مجھے گزر بسر کرنے کے لیے ایک سو روپے کی اشد ضرورت ہے۔	6.

7.	ڈاکٹر بھیم راؤ کا پورا نام کیا تھا؟ ان کا تعلق کس خاندان سے تھا؟ جواب: ڈاکٹر بھیم راؤ امید کر کا پورا نام بھیم راؤ سکپال تھا۔ ان کا تعلق مہار خاندان سے تھا	1+1=2
8.	آگ جلانا سیکھنے کے بعد انسانی زندگی میں کیا تبدیلی ہوئی؟ جواب: آگ کی ایجاد کے بعد انسان گوشت کو بھون کر کھانے لگا۔ آگ میں لوہے کو پگھلا کر بڑے بڑے کام انجام دیے جانے لگے۔	2
9.	مندرجہ ذیل الفاظ میں سے صرف تین کے واحد سے جمع اور جمع سے واحد بنائیے۔ جواب: مکان : مکانات روح : ارواح خط : خطوط	3x1=3
10	مندرجہ ذیل الفاظ میں سے صرف تین کے متضاد لکھیے۔ بھلائی : بُرائی خوش حالی : بد حالی امن : انتشار و بد امنی	3x1=3
11.	مندرجہ ذیل الفاظ میں سے صرف تین کے مذکر سے مؤنث اور مؤنث سے مذکر بنائیے۔ بادشاہ : بیگم گھوڑا : گھوڑی لڑکا : لڑکی	3x1=3
12.	مندرجہ ذیل الفاظ میں سے کسی ایک کی تعریف لکھ کر مثال پیش کیجیے۔ اسم ضمیر صفت فعل جوابات: تعریف اقسام مثال	1 1 1 3 = کل نمبر

مندرجہ ذیل الفاظ میں سے کسی ایک کی تعریف لکھ کر مثال پیش کیجیے۔

غزل
نظم

جواب:

نظم:

جواب: نظم عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی لڑی میں موتی پرونے کے ہیں۔ نظم کے دوسرے معنی سجاوٹ، آرائش، طریقہ اور قرینے کے بھی ہیں۔ اصطلاح میں اس شاعری کو نظم کہا جاتا ہے جس میں الفاظ کو ایک موتی کی طرح قرینے سے پیش کیا جائے اور اس کو پڑھتے ایک ترنم پیدا ہو جائے جس سے قاری کے ساتھ ساتھ سامعین کو بھی لطف کا احساس ہونے لگے۔

یا/or

غزل:

غزل عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے لغوی معنی عورتوں سے باتیں کرنا، عورتوں کی باتیں کرنا اور عورتوں کے بارے میں باتیں کرنا ہے۔ اصطلاح میں شاعری کو غزل کہا جاتا ہے جس میں عورتوں کے حسن و عشق کے متعلق بات کی جائے۔
غزل کا پہلا شعر مطلع ہوتا ہے اور دوسرے جو کہ ہم قافیہ اور ہم ردیف ہوتا ہے۔
غزل کے آخری شعر کو مقطع کہتے ہیں جس میں شاعر اپنا تخلص پیش کرتا ہے۔
غزل کا ہر شعر مکمل اکائی ہوتا ہے۔ اس کے ایک شعر میں ہی بات پوری کر دی جاتی ہے۔

مندرجہ ذیل عبارت کی تشریح حوالوں کے ساتھ کیجیے۔

آج اس سے ٹھیلہ کھینچ بھی نہیں پارہا۔ ایک تو سیٹھ کے بچے نے زیادہ بوجھ لا دیا ہے اور دوسرے اس کے ٹھیلے کا دھرا جام ہو رہا ہے۔ تیسرا یہ کہ چڑھائی کا راستہ ہے اور چوتھا یہ کہ اس کا من ہی نہیں ہو رہا ہے ٹھیلہ کھینچنے کا۔ وہی کاٹھ کے گھوڑے والی بات ہو رہی ہے جو اپنے آپ سرک نہیں سکتا۔ جب کبھی اس کا من ادا اس ہوتا ہے تو اس کی کیفیت اس کاٹھ کے گھوڑے کی جیسی ہو جاتی ہے جسے وہ بچپن میں ایک میلے سے خرید کر بڑا دکھی ہوا تھا۔ کاٹھ کا رنگین گھوڑا لے کر جب وہ بڑے فخر سے گلی کے بچوں کے بیچ گیا تو اس نے دیکھا کہ اس نے دیکھا کہ کسی کے پاس چابی والی موٹر تھی جو گھوں گھوں کرتی تیز بھاگتی تھی اور کسی کے پاس ریل گاڑی تھی، انجن سمیت اپنے آپ چلنے والی گاڑی۔

2 سیاق سباق: مندرجہ بالا اقتباس دسویں جماعت کے نصاب میں شامل کتاب 'جان پہچان' حصہ ۵ میں شامل کہانی "کاٹھ کا گھوڑا" سے اخذ کیا گیا ہے۔ اس کہانی کے مصنف رتن سنگھ ہیں۔

3 تشریح: مندرجہ بالا اقتباس میں مصنف نے بندو کے غریبی، جسمانی اور ذہنی کمزوری پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے اسے کاٹھ کے گھوڑے سے تشبیہ دی ہے۔ مصنف نے بتایا ہے کہ جسمانی کمزوری اور حالت کی وجہ سے ایک تو بندو کی حالات ویسے ہی خراب اور سیٹھ کی ظلم و زیادتی نے اس میں اضافہ کر دیا ہے جس کی وجہ سے وہ سامان سے لدے ٹھیلے کو کھینچ نہیں پارہا ہے۔ بندو کی کیفیت ایسی ہو گئی جیسی کاٹھ کے گھوڑے کی ہوتے ہے جسے وہ ایک میلے میں سے خرید کر لایا تھا۔ سڑک پر تیز آواز سے جاتی ہوئی گاڑیاں اسے ان ہم عمر رئیس زادوں کی نظر آنے لگی جو وہ میلے میں سے خرید کر لائے تھے اور وہ چابی گھوں گھوں کرتی ہوئی سدورتک چل جاتی تھی۔

اس میں مصنف نے ایک غریب انسان کی تصویر کو منظر عام پر لانے کی کوشش کی ہے اوع معاشرے میں رؤسا کے ذریعہ کیے جانے والے ظلم و ستم کو اجاگر کیا ہے۔

کل نمبر = 5

مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک شعری حصے کی تشریح سیاق و سباق کے ساتھ کیجیے۔

(الف)

ہستی اپنی حباب کی سی ہے
یہ نمائش سراب کی سی ہے
ناز کی اس کی لب کی کیا کہیے
پنکھڑی ایک گلاب کی سی ہے

2 سیاق و سباق: مندرجہ بالا اشعار دسویں جماعت کی کتاب ”جان پہچان“ میں شامل میر تقی میر کی غزل سے اخذ کیے گئے ہیں۔

3 تشریح: غزل کے پہلے شعر میں شاعر کہتا ہے کہ دنیا میں انسان کا وجود پانی کے بلبے کی طرح ہے جو ذرا سی دیر میں ختم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح انسان کا وجود بھی فانی ہے۔ دنیا ایک نمائش کی طرح ہے جسے آخر ختم ہو جانا ہے۔
غزل کے دوسرے شعر میں شاعر اپنے محبوب کے لبوں کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میرے محبوب کے لب گلاب کے پھول کی پنکھڑیوں کی طرح نازک اور لال ہیں۔

کل نمبر = 5

Or/یا

(ب)

خون اپنا ہو یا پرایا
نسلِ آدم کا خون ہے آخر
جنگِ مشرق میں ہو کہ مغرب میں
امنِ عالم کا خون ہے آخر

2.

سیاق و سباق: مندرجہ بالا بند دسویں جماعت کی کتاب ”جان پہچان“ میں شامل نظم ”اے شریف انسانو!“ سے اخذ کیا گیا ہے۔ اس نظم کے خالق ساحر لدھیانوی ہیں۔

3.

تشریح: اس بند میں شاعر نے جنگِ جدل کے نقصان کا بیان کیا ہے اور جنگ سے ہونے والے خون خرابہ پر روشنی ڈالی ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ جنگ کے درمیان اپنا خون ہو یا دوسرے مملکت میں شہید ہونے والے لوگوں کا۔ آخر کار آدم کی اولاد کا اور انسانیت کا خون ہوتا ہے۔ لڑائی چاہئے مشرق میں ہو یا مغرب میں ہو، پوری دنیا کا چین اور سکون متاثر ہوتا ہے۔ دنیا کے کسی بھی ملک میں ہونے والے خون خرابہ اور تباہی سے پوری دنیا متاثر ہوتی۔ اسی لیے شاعر جنگ نہ کرنے لیے لوگوں کو نصیحت پیش کرتا ہے۔

کل نمبر = 5

1x4=4	16. مندرجہ خالی جگہوں کو دیے ہوئے الفاظ کی مدد سے پُر کیجیے۔ ہندوستان التتمش رکن الدین التونیہ (i) رضیہ سلطان دہلی کے بادشاہ-----التتمش----- کی بیٹی تھی۔ (ii) رضیہ-----ہندوستان----- کی پہلی ملکہ تھی۔ (iii) رضیہ کے شوہر کا نام-----التونیہ----- تھا۔ (iv) تُرک امیروں نے رضیہ کے بھائی-----رکن الدین----- کو تخت پر بٹھایا۔	16.
2 3 کل نمبر=5	17. اپنے اسکول کے پرنسپل کے نام سیکشن تبدیل کی ایک درخواست لکھیے۔ جواب: بخدمت پرنسپل صاحب آروہی ماڈل سنئیر سیکنڈرائس اسکول ریواسن، نوح مضمون: سیکشن تبدیل کرنے کے لیے درخواست۔ جناب عالی! گزارش یہ ہے کہ میں آپ کہ اسکول میں دسویں جماعت کے سیکشن 'اے' میں پڑھتا ہوں۔ میری کالونی کے ساری بچے سیکشن 'بی' میں زیر تعلیم ہیں۔ سیکشن 'اے' کا کوئی بھی بچہ میری کالونی کا نہیں ہے جس کے ساتھ گھر پر میں اسکول کا کام مل کر کر سکوں۔ آپ سے درخواست ہے کہ میرا سیکشن تبدیل کر کے 'بی' کر دیا جائے تاکہ میں اپنی کالونی کے بچوں کے ساتھ اپنے گھر کا کام آسانی سے کر سکوں۔ آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔ آپ کا فرما بردار شاگر نام: ریحان خان جماعت: دسویں رول نمبر: 21 نوٹ: درخواست کا خاکہ (القاب و آداب - پتہ، تاریخ، موضوع، اختتام) نفسِ مضمون	17.

18.	مندرجہ ذیل شعرا میں سے کسی ایک کی حیات و شخصیت پر تفصیلی مضمون لکھیے۔ مرزا غالب علامہ اقبال میر تقی میر جواب: تمہید و تعارف نفسِ مضمون انداز بیان	2 2 1 کل نمبر = 5
19.	مندرجہ ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر تفصیلی مضمون لکھیے۔ قومی یکجہتی پانی کی آلودگی میر استاد میر اسکول جواب: تمہید و تعارف نفسِ مضمون اختتام	1 3 1 کل نمبر = 5

مندرجہ غیر تدریسی اقتباس کا مطالعہ کرنے کے بعد درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

زندگی کا انحصار کھانے پر ہے اور تم دیکھتے ہو کہ تمام دنیا اسی فکر میں لگی ہوئی ہے۔ بے شک کھانے کے بغیر کوئی بھی جاندار زندہ نہیں رہ پاتا ہے۔ شروع میں انسان کچھ گوشت کھاتا تھا لیکن جیسی ہی اس نے آگ کی ایجاد کی تو اسے بھون پر کھانے لگا۔ موجودہ زمانے میں کھانا پکانے کی نئی نئی تکنیک انسان نے ایجاد کر لی ہیں جس سے مختلف اور ذائقہ دار کھانے تیار کیے جاتے ہیں۔ فاقہ کشی انسانی کو کمزور کر دیتی ہے اور ہلاکت کو انجام دیتی ہے۔ ہمیں ہر قسم کا کھانا جو گھر میں میسر ہو جائے خوش دلی کھانا چاہئے۔ ہمیں اپنے والدین سے اپنی پسند کے کھانے کی ہرگز ضد نہیں کرنی چاہئے۔ مانگ کر کھانا کر کھانا بے غیرتی کی بات ہے؟ جب تک خوب زور کی بھوک نہ لگے کھانا مت کھاؤ۔ اور ہمیشہ ٹھوڑی بھوک باقی رکھ کر دسترخوان سے اٹھ جانا چاہئے۔ بہت زیادہ کھانے سے بدہضمی، پچش اور پیٹ میں درد ہو جاتا ہے۔

(i) زندگی کا انحصار کس پر ہے؟

جواب: زندگی کا انحصار کھانے پر ہے۔

(ii) انسان پہلے کیسا گوشت کھاتا تھا؟

جواب: انسان پہلے کچا گوشت کھاتا تھا۔

(iii) آگ کی ایجاد سے انسان کو کیا فائدہ ہوا؟

جواب: آگ کی ایجاد ہوئی تو انسان گوشت کو بھون کر کھانے لگا۔

(iv) 'ایجاد' لفظ کا معنی کیا ہے؟

جواب: کھوجنا۔

(v) فاقہ کشی سے انسان کیسا ہو جاتا ہے؟

جواب: فاقہ کشی انسان کو کمزور کر دیتی ہے اور انسان ہلاک ہو سکتا ہے۔

(vi) بہت زیادہ کھانے سے انسان کو کیا پریشانی ہو جاتی ہے؟

جواب: بہت زیادہ کھانے سے بدہضمی، پچش اور پیٹ میں درد ہو جاتا ہے۔

(vii) 'خوش دلی' کا معنی کیا ہے؟

جواب: اچھے من سے، خوش ہو کر

(viii) 'انسان' لفظ کا متضاد کیا ہے؟

جواب: حیوان

